# جانوروں پر ظلم کرنا حرام ہے

08-August-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرُودِ پاک کی فضیلت

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

**اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً**

یعنی قِیامَت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔ (ترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت اِرشَاد فرماتے

ہیں: قِیامَت میں سب سے آرام میں وہ ہو گا، جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے ساتھ رہے اور حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی ہَمراہی (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ) نصیب ہونے کا ذریعہ دُرُود شریف کی کثرت ہے۔ اس سے معلوم ہوا! دُرُود شریف بہترین نیکی ہے کہ تمام نیکیوں سے جنّت ملتی ہے اوراس سے بَزمِ جنّت کے دُولہا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) ملتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۱۰۰)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

**نکتہ:** نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں

☆ نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کے لیے جب تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## قربانی کی اَہَمِیَّت و فضیلت

---

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ۔۔۔ الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جانوروں سے ہمیں بہت سے فوائد نصیب ہوتے ہیں ، جن کے شکرانے میں شریعت نے سال میں صرف ایک مرتبہ ہم سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ طاقت ہونے کی صورت میں ان حلال جانوروں کو اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور **سُنّتِ اِبراہیمی** پر عمل کرنے کے لئے قربان کیا جائے۔ لہٰذا قربانی واجب ہونے کی صورت میں خُوش دِلی کے ساتھ اس حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے قربانی کرنی چاہیے کیونکہ اس میں ہمارے لئے بڑا اجر و ثواب ہے، جیسا کہ

امیرُالمؤمنین حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اُٹھو اوراپنی قربانی کا جانور لے کر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر(70) گنا اضافے کے ساتھ تمہارے میزان میں رکھا جائے گا۔ حضرت ابو سَعِیْد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا یہ خوشخبری صرف آلِ محمد کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر بھلائی کے ساتھ خاص کئے جانے کے لائق ہیں یا یہ خوشخبری تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے ؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آلِ محمد کے لئے خاص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عام ہے ۔(سنن کبرٰی للبیهقی، کتاب الضحایا، باب مایستحب للمرء... الخ، ۹/۴۷۶، حدیث: ۱۹۱۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آپ نے سنا کہ قربانی کرنے والے کیلئے کیسا اجر و ثواب ہے کہ جانور کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور قیامت کے دن جانور کے خون اور گوشت کو ستّر(70) گُنا اضافے کے ساتھ عمل کے ترازو میں رکھا جائے گا۔ لہٰذا جس مسلمان پر قربانی واجب ہو جائے تو اس کی ادائیگی میں سُستی سے کام لینے کے بجائے

خُوش دلی اور رِضائے اِلٰہی کیلئے قربانی کرنی چاہیے۔

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"بہارِ شریعت"** جلد 3 صفحہ نمبر 327 پر لکھا ہے: قربانی کرنا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارَک سُنّت ہے، جو اس اُمّت کے لئے باقی رکھی گئی۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷)

# قربانی کی تعریف

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **مخصوص جانور کو مخصوص دن میں بہ نیتِ ثواب (ثواب کی نِیّت سے) ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔** (بہارِ شریعت، ۳/۳۲۷) چونکہ قربانی کے اس فریضے سے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اللہ پاک کے حکم پر عمل کرنے کی یاد تازہ ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے بیٹے کی قربانی کیلئے تیار ہوئے اور حضرت اسمعیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی حکمِ اِلٰہی پر عمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے قربان ہونے کیلئے راضی ہوگئے۔ جو لوگ سُنّتِ اِبراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنی طاقت کے مطابق قربانی کرتے ہیں، وہ بارگاہِ اِلٰہی سے بہت بڑے ثواب کے حق دار قرار پاتے ہیں۔ آیئے! قربانی کے فضائل پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُنتے ہیں، چنانچہ

# قربانی کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیة، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)
2. ارشاد فرمایا: جس نے خُوش دِلی سے ثواب کی نِیّت سے قربانی کی، تو وہ قربانی دوزخ کی آگ اور اس کے درمیان رُکاوٹ ہوگی۔ (مُعْجَم کبیر، ۳/۸۴، حدیث: ۲۷۳۶ ملخصاً)

3. ارشاد فرمایا: انسان بَقَر عید کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا، جو اللہ پاک کو (جانور کا) خون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قِیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور کُھروں کے ساتھ آئے گی اور قُربانی کا خون زمین پر گِرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قَبول ہو جاتا ہے۔ لٰہٰذا خوش دِلی سے قُربانی کرو۔ (تِرمِذی، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جو لوگ قربانی کی طاقت رکھنے کے باوُجُود اپنی واجِب قربانی ادا نہیں کرتے، ان کے لیے لمحۂ فکریہ ہے، یہی نقصان کیا کم تھا کہ قربانی نہ کرنے سے اتنے بڑے ثواب سے محروم ہو گئے مزید یہ کہ گناہگار بھی ہوئے۔ فتاویٰ امجدیہ جلد 3 صَفْحَہ نمبر 315 پر لکھا ہے: اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض (Loan) لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۱۵)

اللہ کریم ہمیں قربانی جیسے عظیم فریضے کی ادائیگی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ساری زندگی ربِّ کریم کی فرمانبرداری میں گزارنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## جانوروں کی پیدائش کا مقصد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ کریم نے اپنی تمام مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد (Purpose) کے لئے پیدا فرمایا ہے، اسی طرح حیوانات کی پیدائش کا بھی مقصد ہے۔ ان جانوروں سے ہمیں گوشت اور دودھ حاصل ہوتا ہے اور دودھ سے دَہی، مکھن، گھی وغیرہ مفید چیزیں حاصل ہوتی

ہیں، ان کی کھال سے گرم لباس اور جوتے بنائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی خرید و فروخت سے کاروبار بھی کیا جاتا ہے اور ان جانوروں کی مدد سے ہم اپنا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں اور یہی جانور ہماری سُواری کے کام بھی آتے ہیں الغرض جانوروں کی پیدائش میں بہت سی حکمتیں ہیں،

چنانچہ پارہ 14 سُوْرَۃُ النَّحْل کی آیت نمبر 66 میں ارشادِ باری ہے:

وَ اِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور بیشک تمہارے لیے مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اُترنے والا ہے۔

بیان کردہ آیتِ کریمہ میں فرمایا گیا: اللہ کریم کی عظمت و قدرت کی نشانیاں ہر چیز میں موجود ہیں حتّٰی کہ اگر تم اپنے مویشیوں میں بھی غور کرو تو تمہیں غور و فکر کرنے کی بہت سی باتیں مل جائیں گی اور اللہ کریم کی حکمت کے عجائب اور اس کی قدرت کے کمال پر تمہیں آگاہی حاصل ہو جائے گی ۔تم غور کرو کہ ہم تمہیں ان جانوروں کے پیٹوں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ نکال کر پلاتے ہیں جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اُترنے والا ہے، جس میں کسی چیز کی آمیزش (ملاوٹ) کا کوئی شائبہ نہیں حالانکہ حیوان کے جسم میں غذا کا ایک ہی مقام ہے جہاں چارا، گھاس، بھوسہ وغیرہ پہنچتا ہے اور دودھ، خون گوبر سب اسی غذا سے پیدا ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے سے ملنے نہیں پاتا۔ دودھ میں نہ خون کی رنگت کا شائبہ ہوتا ہے نہ گوبر کی بو کا، نہایت صاف اور لطیف برآمد ہوتا ہے، اس سے اللہ کریم کی حکمت کی عجیب کاریگری کا اِظہار ہے۔(خازن، النحل، تحت الآیۃ:

۶۶، ۳/۱۲۹-۱۳۰، مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص۶۰۰، خزائن العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص۵۱۰، ملتقطاً)

اِس آیتِ کریمہ میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا اس میں غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان ہے کہ وہ غذا کے مخلوط (مکس) اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب وجوار کی چیزوں کی ملاوٹ کا شک وشبہ بھی اس میں نہیں آتا، اُس حکیمِ برحق کی قدرت سے یہ مشکل نہیں کہ انسانی جسم کے اجزاء کو مُنْتَشِر (بکھرے ہوئے) ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔ (خزائن العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص۵۱۰-۵۱۱) صوفیائے کرام فرماتے ہیں: اے انسان! جیسے تیرے ربِّ کریم نے تجھے خالص دودھ پلایا جس میں گوبر، خون کی بال بھر آمیزش (ملاوٹ) نہیں ہے تو تُو بھی اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں خالص عبادت پیش کر جس میں ریا (دکھلاوا) وغیرہ کی بالکل بھی ملاوٹ نہ ہو۔

(نور العرفان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۶، ص۴۳۷، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** جانوروں پر سُوار ہونے یا سامان رکھتے وَقْت بھی ان کی طاقت کے مطابق ہی وزن ڈالا جائے جسے وہ آسانی سے اُٹھا سکیں، ایسا نہ ہو کہ وزن کی وجہ سے بے چارے جانور کو چلنے میں شدید دشواری ہو اور ہم مطمئن رہیں کہ وزن اُٹھا کر چل تو رہا ہے آرام دینے کیلئے کسی مُناسب مقام پر روک لیں گے۔ کچھ دیر بعد ہم اپنی سوچ کے مطابق جانور کو آرام پہنچانے کیلئے روک تو دیتے ہیں مگر اس پر رکھا ہوا سامان تو ویسے کا ویسا رکھا ہوا ہے، جس کی وجہ سے بے چارے جانور کو کھڑا رہنے میں شدید تکلیف ہوتی ہو گی۔ **یاد رکھئے!** جانوروں پر ظلم کرنا حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے۔ احادیثِ کریمہ میں ان پر بغیر ضرورت سُوار ہونے سے بھی منع کیا گیا ہے، چنانچہ

## جانوروں کو کُرسی نہ بنالو

نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر اچھی طرح سُواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سُواری کے جانور اپنے سُوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ پاک کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔

(جامع الاحادیث، ۱/۴۰۴، حدیث: ۲۷۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** بیان کردہ حدیثِ کریمہ سے معلوم ہوا! جانوروں کو جس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے انہیں اسی کام کیلئے استعمال کرنا چاہیے۔ اللہ پاک ہمارے دلوں کو نرم فرمائے، بے زبانوں پر ظلم و ستم کرنے سے محفوظ فرمائے اور جن مقاصد کیلئے ان جانوروں کو ہمارے لئے بنایا گیا ہے، اِنہی کاموں میں ان کا استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یاد رکھئے! جانوروں پر ظلم کرنے کی وجہ سے آخرت میں اس کا بدلہ بھی دینا پڑے گا، چنانچہ

## گدھے کی نصیحت

حضرت ابو سلیمان دارانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں گدھے پر سُوار تھا، میں نے اُسے دو (2) تین (3) مرتبہ مارا تو اس نے اپنا سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: اے ابو سلیمان! قیامت کے دن اس مارنے کا بدلہ لیا جائے گا، اب تمہاری مرضی ہے کم مارو یا زیادہ۔ تو میں نے کہا: اب میں کسی کو بھی نہیں ماروں گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/۱۷۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** قربانی کے موقع پر جانور ذبح کرنا بڑی سعادت کی

بات ہے۔ مگر یادرکھئے! قربانی سے پہلے یا ذبح کرتے وَقْت جانور پر کوئی ظلم نہ کیا جائے کیونکہ ہمیں ان جانوروں کی عزت کرنے کا حکم دیا گیا ہے حتّٰی کہ انہیں سُواری کے لئے استعمال کرنا یا ان پر سامان وغیرہ لادنا بھی منع ہے، جیسا کہ

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ نمبر 347 پر لکھا ہے: قربانی کے جانور پر سُوار ہونا یا اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو اُجرت (کرائے) پر دینا غرض اس سے منافع (Benefits) (فائدے) حاصل کرنا منع ہے۔ تو جب سُوار ہونے، سامان لادنے کی ممانعت ہے تو پھر اس پر ظلم کرنا کتنا بڑا گناہ ہو گا۔ آیئے! ستمبر 2017 کے **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** سے جانوروں پر ظلم کرنے کی کچھ مثالیں سُنتے ہیں:

## قربانی کے جانوروں پر ہونے والے ظلم کی مثالیں!

**مویشی منڈیوں میں لائے گئے بے زبان جانوروں پر ظلم کی مثالیں:**

(1) دُور دراز علاقوں سے لائے جانے والے جانوروں کو دورانِ سفر مناسب خوراک نہیں دی جاتی۔ (2) چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور، یا کم جگہ میں کئی کئی جانوریوں سُوار کر دیئے جاتے ہیں کہ وہ تھک جانے کی صورت میں بیٹھ بھی نہیں سکتے۔ (3) بہت سے لوگ جانور کو سُوار کرتے وَقْت گاڑی میں ریت یا بھُوسہ وغیرہ نہیں ڈالتے، جس کی وجہ سے بسا اوقات جانور اپنے ہی گندگی سے پھسل کر گرتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض اوقات ان کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے یا وہ زخمی ہو جاتے ہیں۔ (4) منڈی میں پہنچنے والے جانوروں کو گاڑی سے اُتارنے یا چڑھانے کے لئے مناسب جگہ کا انتظام نہیں ہوتا تو اپنی آسانی کے لیے گاڑی سے چھلانگ لگوادی جاتی ہے، جس سے کئی بار جانور زخمی بھی ہو جاتے ہیں اور قربانی کے قابل نہیں رہتے۔ (5) منڈی میں خرچہ بچانے کے لئے بھی بے زبان جانوروں کو بھوکا رکھا جاتا ہے، ایک مرتبہ کسی نے اُونٹ خریدا تو بیچنے والے نے اس کے کان میں کہا کہ یہ کئی دن سے بھوکا ہے، اس کو

چارہ کِھلا دینا۔(6)منڈی جانے والوں میں تماشہ دیکھنے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے جو بلاوجہ جانوروں کے دانت دیکھنے کا تقاضا کرتے ہیں (جس پر جانور کا مالک اس کے منہ کو بڑی بے دردی سے کھولتا ہے اور بِکنے سے پہلے جانور غالباً درجنوں بار اس تکلیف سے گزرتا ہے)، بیٹھے ہوئے جانور کو ٹھوکر یا چھڑیاں مار کر اُٹھاتے ہیں، خوامخواہ بھیڑ لگا کر شور مچا کر جانور کو خوفزدہ کرتے ہیں۔(7)جب جانور منڈی سے خرید کر گھر لایا جاتا ہے تو اُتارتے وَقْت بچے اور بڑے شور کر کے جانور کو پریشان کرتے اور اس کے اُچھلنے کُودنے سے لُطف اُٹھاتے ہیں۔ جس سے بعض اوقات تو جانور ڈر کر بھاگ جاتا ہے، کسی کو زخمی کر دیتا ہے یا گڑھے وغیرہ میں گِر کر اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھتا ہے۔(8)جانور کو گھمانے کے نام پر بچے اور بڑے بِلا وجہ اُس کا کان مروڑتے، دُم گھماتے، شور مچاتے ہیں، جس سے جانور بِدکتے اور ڈرتے ہیں۔ جانوروں پر ظلم کرنے والے سنبھل جائیں کہ قیامت کے دن اس کا حساب کیسے دے سکیں گے؟

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** شریعت نے ہمیں فائدہ حاصل کرنے کے لئے اگرچہ جانوروں کو ذَبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس میں بھی ہر اُس کام سے منع کیا گیا ہے جو بِلا وجہ جانور کے لیے تکلیف کا باعث بنے یا اُس کی تکلیف میں اضافہ کرے، چنانچہ

## قربانی کے جانوروں پر رحم کرنا

1. نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے ہر چیز کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا جب تم (قربانی کے جانور) ذَبح کرو تو خوب عمدہ طریقے سے ذَبح کرو اور تم اپنی چُھری کو اچّھی طرح تیز کر لیا کرو اور ذَبیحہ کو آرام دیا کرو۔(مُسلِم، کتاب الصید والذبائح، باب الامر باحسان الذبح والقتل۔۔الخ، ۸۲۳، حدیث:۵۰۵۵)

2. ایک مرتبہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے بکری ذَبح کرنے میں رَحم آتا ہے۔ فرمایا: اگر اس پر رَحم کروگے تو اللہ پاک بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔ (مُسندِ احمد، مسند المکیین، حدیث معاویۃ بن فرۃ، ۳۰۴/۵، حدیث: ۱۵۵۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## جانوروں پر رحم کی اپیل

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا! ذَبح کے وَقت رِضائے الٰہی کی نِیّت سے جانور پر رَحم کھانا ثواب کا کام ہے مگر ہمارے معاشرے میں ذَبح کے وَقت بھی بڑا ظلم کیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو ظلم سے روکنے اور ان کی اصلاح کرنے کیلئے امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے **"اَبلق گھوڑے سُوار"** کے صفحہ 15 پر چند نکات بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ لکھتے ہیں: جانور وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعَیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ کی طرف کرنا بے زبان جانور کیلئے سخت تکلیف کا باعث ہے۔ ذَبح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرے (یعنی ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے، پھر جب تک جانور مکمَّل طور پر ٹھنڈا نہ ہوجائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبح کرلینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔ بعض قصّاب جلد **"ٹھنڈی"** کرنے کیلئے ذَبح کے بعد تڑپتے جانور کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے کی گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کیے جائیں۔ جس سے بن پڑے

اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بِلاوجہ تکلیف پہنچانے والے کو روکے۔ اگر قدرت کے باوُجود نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور دوزخ کا حق دار ہو گا۔

**یاد رکھئے!** جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بدتر (بہت بُرا) ہے، کیونکہ اللہ پاک کے سِوا (علاوہ) جانور کا کوئی مدد گار نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۶۶۰ ملخصاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**یادرکھئے!** جس طرح قربانی کے جانوروں کو تکلیف دینا منع ہے اسی طرح دیگر جانوروں اور حیوانات کو مارنا، قید کرکے بھوکا پیاسا رکھنا، ان کی ضروریات پوری نہ کرنا، طاقت سے زیادہ کام لینا، انہیں ڈنڈوں اور پتھروں سے مار کر زخمی کر دینا یا انہیں جلا دینا بھی بہت بڑا ظلم اور ناجائز و حرام ہے۔

یادرکھئے! ہم تو انسان ہیں اگر دنیا میں کسی طاقت والے جانور نے بھی کسی کمزور جانور کو مارا ہو گا یا زخمی کیا ہو گا تو قیامت کے دن ان سے بھی بدلہ لیا جائے گا، جیسا کہ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ پاک ہے: قیامت کے دن سب جانوروں کو لایا جائے گا جبکہ لوگ کھڑے ہوں گے، پھر ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ سینگوں والی بکری سے بغیر سینگوں والی بکری کے لئے بدلہ لیا جائے گا اور چیونٹی سے چیونٹی کا بدلہ لیا جائے گا، پھر کہا جائے گا: مٹی ہو جاؤ۔ (موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الاھوال، ذکر الحساب... الخ، حدیث: ۲۲۴، ۶/۲۳۱)

غور کیجئے! جب قیامت کے دن ایک جانور سے دوسرے جانور کا بدلہ دلوایا جائے گا تو پھر اگر کوئی انسان کسی جانور پر ظلم کرے، اسے مارے پیٹے، بھوکا پیاسا رکھے تو وہ کس قدر عذاب کا حق دار ہو گا۔

جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں، صرف تفریح (Enjoyment) کیلئے بھگاتے پھرتے ہیں، بیٹھے ہوئے جانور کو تنگ کرکے اُٹھا دیتے ہیں، بیچنے کیلئے جانوروں کے دانت نکال دیتے ہیں، بار بار زور سے لگام

کھینچنے کی وجہ سے جانوروں کے منہ میں زخم کر دیتے ہیں اور جانوروں کو آپس میں لڑوا کر زخمی کر دیتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ قیامت کے دن اگر بدلہ لے لیا گیا اور اس ظُلم کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو اس وَقْت کیا کریں گے ؟ لہٰذا خود بھی جانوروں پر ظلم کرنے سے بچئے اور کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو اسے بھی آخرت کے عذاب سے ڈراتے ہوئے روکنے کی کوشش کیجئے۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کے سامنے کسی جانور پر ظلم ہوتا تو فوراً اسے روک دیا کرتے تھے، جیسا کہ

## ذبح کیلئے ٹانگ مت گھسیٹو!

ایک مرتبہ اَمیرُالمُؤمِنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اسے ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے، آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: تیرے لئے خرابی ہو، اسے موت کی طرف اچھے انداز میں لے کر جاؤ۔ (مُصَنَّف عَبد الرَّزّاق، باب سنة الذبح، ۴/۳۷۶، حدیث: ۸۶۳۶)

## جانور کو باندھ کر نشانہ بنانا

حضرت عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے گزرے، جو ایک پرندے (Bird) کو باندھ کر اُس پر (تیروں سے) نشانہ بازی کر رہے تھے۔ جب انہوں نے آپ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ کو آتے دیکھا تو اِدھر اُدھر ہوگئے۔ آپ رَضِیَ اللهُ عَنْه نے پوچھا: یہ کس نے کیا ہے؟ اللہ پاک ایسا کرنے والے پر لعنت کرے، بے شک رسولِ اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے کسی جاندار کو تیر اندازی کا نشانہ بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔ (مُسلم، ص ۱۰۸۲، حدیث: ۱۹۵۸)

## جانوروں کو جلا دینا

حضرت عَبْدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا (Sparrow) دیکھی، جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ مہربان آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور پوچھا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملے میں تکلیف پہنچائی؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے چیونٹیوں کا ایک بِل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، تو فرمایا: اسے کس نے جلایا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم نے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: آگ کے مالک یعنی اللہ پاک کے علاوہ کسی کے لئے آگ کے ذریعے تکلیف دینا جائز نہیں۔ (ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی کراهية حرق العدو بالنار، ۳/۷۵، حدیث: ۲۶۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## پرندوں اور جانور کو مارنا کیسا؟

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ہمیں اپنے بُزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے جانوروں کو ظالموں کے ظلم سے نجات دلانے کی کوشش کرنی چاہیے، کسی کو ظلم کرتا دیکھیں تو طاقت کے مطابق ایسے لوگوں کو ظلم سے باز رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ آج کل دیکھا جاتا ہے کہ گلی محلوں میں بچے اور کئی نوجوان بلّی، کتوں، گدھوں اور دیگر جانوروں کو بِلاوجہ مار رہے ہوتے ہیں بلکہ بعض علاقوں میں چڑیا، کبوتر، طوطے اور دیگر چھوٹی چھوٹی مخلوق کو پکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے، یا انہیں باندھ کر خوب کھیل تماشا بنایا جاتا ہے، والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو ایسے کام کرنے سے منع کریں اور انہیں بتائیں کہ مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے جانوروں کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے منع فرمایا۔ (مسلم، کتاب الصيد، باب النهی عن...الخ، حدیث: ۵۰۵۷، ص ۸۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!                صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدَنی قافلہ“

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** نیک لوگوں کی سیرت اپنانے اور جانوروں پر رحم کرنے کی عادت بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ”مَدَنی قافلہ“ بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکت سے نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ ☆مَدَنی قافلے میں چلنے سے نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجد میں نَفْلی اِعتکاف کرنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بے نمازیوں کو نمازوں کی اَہَمِّیَّت معلوم ہوتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے بہت سے دِینی مسائل سیکھنے کی سعادت ملتی ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدوں میں ذِکْر و اَذکار، دَرْس و بَیانات کا سِلْسِلہ جاری رہتا ہے۔ ☆مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مسجدیں آباد ہوتی ہیں۔ ☆مساجد کو آباد کرنے کی تو کیا ہی بات ہے! حدیثِ پاک میں ہے: جب کوئی بندہ ذِکْر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اُس سے ایسے خوش ہوتا ہے، جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد...الخ، باب لزوم المساجد...الخ، ۱/۴۳۸، رقم:۸۰۰)

**12 مَدَنی کاموں** میں سے اِس مَدَنی کام **”مَدَنی قافِلہ“** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کے رِسالے **”مَدَنی قافِلہ“** کا مطالعہ کیجئے، تمام ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی، بالخصوص **”مَدَنی قافِلہ“ کی مجالس کے نگران و اراکین** تو اِس رِسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں۔ یہ رِسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا جاسکتا ہے۔

آیئے! بطورِ ترغیب مَدَنی قافِلے کی ایک مَدَنی بہار سُنتے ہیں، چنانچہ

## ٹانگوں کے درد سے نجات مل گئی

حیدرآباد (سندھ، پاکستان) کے اسلامی بھائی کی ٹانگوں میں اس قدر شدید درد رہتا تھا کہ اُٹھنا بیٹھنا مشکل ہوگیا۔ اس درد سے نجات پانے کیلئے انہوں نے بہت رقم خرچ کی۔ سندھ کے علاوہ پنجاب کے کئی ڈاکٹروں سے بھی علاج کروایا مگر کچھ فرق نہ ہوا۔ ایک مرتبہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ان کی ملاقات ہوئی، دورانِ گفتگو انہوں نے ان اسلامی بھائی سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا تو انہوں نے شفقت بھرے انداز میں انفرادی کوشش کی اور انہیں مَدَنی قافلے میں چلنے کی برکات بتاتے ہوئے کہا: آپ نے اتنا علاج کروایا ہے اگر چاہیں تو ایک کوشش یہ بھی کر کے دیکھیں کہ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے جہاں ہزاروں لوگوں کے مسائل حل ہوئے ہیں وہیں اِنْ شَآءَ اللہ راہِ خدا میں چلنے کی بَرَکت سے آپ کو بھی فائدہ ہوگا۔ ان اسلامی بھائی کی یہ باتیں ان کے دل پر اثر کر گئیں اور وہ 3 دن کے مَدَنی قافلے میں چلنے کے لئے تیار ہوگئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب انہوں نے مَدَنی قافلے میں رو رو کر اپنی بیماری سے شفا کیلئے دعا کی تو ان کی دعا قبول ہوئی اور مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے انہیں درد سے نجات مل گئی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## مجلس مَدَنی قافلہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ مَدَنی قافلوں میں چلنے کی کیسی کیسی بَرکتیں ظاہر ہوتی ہیں، لٰہذا آپ بھی مَدَنی قافلوں میں چلنے کو اپنا معمول بنالیجئے اور عاشقانِ رسول کی مَدَنی

تحریک دعوتِ اسلامی کے ساتھ مل کر مدنی قافلوں کی دھومیں مچادیجئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں کم و بیش 107 شعبہ جات میں نیکی کی دھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہیں میں سے ایک شعبہ **"مجلس مَدنی قافلہ"** بھی ہے۔ اس مجلس کا کام عاشقانِ رسول کی مَدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے پیغام کو ساری دنیا میں عام کرنے کے لئے ہر اسلامی بھائی کو زندگی میں ایک ساتھ 12 ماہ، ہر 12 ماہ میں ایک ماہ اور ہر ماہ میں جدول کے مطابق 3 دن کے مَدنی قافلے میں چلنے کے لئے تیار کرنا، کروانا اور نیکی کی دعوت دینے والا بنانا ہے۔ اس مجلس کے تحت سُنّتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول کے بے شمار مَدنی قافلے مختلف ملکوں، شہروں، گاؤں اور دیہات وغیرہ کی طرف جاتے رہتے ہیں، عِلْمِ دین اور سُنّتوں کی بہاریں لٹاتے اور نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس مَدنی قافلہ کے تحت کئی مقامات پر دَارُالسُّنَّۃ قائم ہیں جن میں دور و نزدیک سے آنے والے اسلامی بھائی تربیت پاتے اور عاشقانِ رسول کی صحبت میں سُنّتوں کی تربیت پاکر پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرتے ہیں۔ اللہ کریم **"مجلس مَدنی قافلہ"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## جانوروں پر رحم کرنے کے فوائد

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** یاد رہے! ضرورت کے پیشِ نظر اگرچہ جانور پالنا منع نہیں، مگر ان کی خوراک پانی کا خیال رکھنا، سردی و گرمی میں ان کی دیکھ بھال کرنا بہت اہم معاملہ ہے، اکثر لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے بس اپنا شوق پورا کرتے ہیں اور ان بے زبان جانوروں کو بلا وجہ تکلیف پہنچاتے رہتے ہیں۔ اسی معاشرے میں ایسے رحم دل لوگ بھی موجود ہیں، جو ان بے زبان جانوروں

پر رحم کرتے ہیں اور بھوکے پیاسے پرندوں کو دانہ پانی دیتے ہیں۔اس طرح جانوروں کے ساتھ اچھا سُلوک کرنا بہت بڑی نیکی ہے، جو بخشش و مغفرت کا سبب بن سکتی ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک واقعہ سنئے، چنانچہ

## کتّے کو پانی پلانے والا نجات پا گیا

منقول ہے: راستہ چلتے ہوئے ایک شخص پر پیاس کا غلبہ ہوا تو اس کو ایک کنواں ملا، اُس نے کنویں میں اُتر کر پانی پی لیا پھر جب وہ کنویں میں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کتّا (Dog) زبان نکالے ہوئے گیلی مٹّی چاٹ رہا ہے، اس آدمی نے دل میں یہ سوچا کہ جیسی پیاس مجھ کو لگی تھی ایسی ہی پیاس اس کتّے کو بھی لگی ہے، لہٰذا وہ کنویں میں اُتر کر اپنے موزے میں پانی بھر کر لایا پھر کتّے کو پلایا، اس کا یہ عمل ربِّ کریم کو پسند آگیا کہ اس کی بخش و مغفرت فرما کر جنت میں داخل فرما دیا۔ یہ سُن کر صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا ہمارے لئے چوپایوں کے ساتھ احسان کرنے میں ثواب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے میں ثواب ہے۔ (بخاری، کتاب المظالم، باب الآبار علی الطرق ... الخ، ۲/۱۳۳، حدیث: ۲۴۶۶)

بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "منتخب حدیثیں" صفحہ نمبر 142 پر لکھا ہے: اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا! اللہ پاک فاعلِ مختار ہے، وہ چاہے تو ایک بہت ہی ادنیٰ (چھوٹے) سے نیک عمل کرنے والے کو اپنے فضل و کرم سے بخش دے، اس کے دربار میں عمل کے وزن اور مقدار (Quantity) کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کی بارگاہ میں اچھی نِیّت اور اخلاص کی قدر ہے، بہت ہی معمولی عمل اگر بندہ اِخلاص و اچھی نِیّت کے ساتھ کرے تو وہ ربِّ کریم اس عمل کے ثواب میں بندے کو اپنی رضا اور مغفرت کی نعمتوں سے سرفراز فرما کر اس کو جَنَّۃُ الْفِردَوْس کا حق

دار بنا دیتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا: یعنی خدا پاک کی رحمت بندوں کو بخشنے کا بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا پاک کی رحمت بندوں سے مغفرت کی قیمت نہیں طلب کرتی۔ (منتخب حدیثیں، ص ۱۴۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## سیدی قُطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** ذُوالحِجَّۃِ الْحَرام کا مبارک مہینا جاری ہے، اس مہینے میں بہت سے بُزرگانِ دِیْن رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عُرس منایا جاتا ہے، انہی نیک سیرت لوگوں میں سے ایک بہت ہی محترم شخصیت، آفتابِ رَضَوِیَّت، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت **قُطبِ مدینہ** حضرت علّامہ مَولانا ضیاءُ الدّین احمد مَدَنی قادِری رَضَوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عُرس مبارک منایا جاتا ہے۔ آیئے! بَرَکت حاصل کرنے کے لیے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مُبارَک سیرت کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں، چنانچہ

## نام و نسب و تاریخِ پیدائش!

حُضور سَیِّدی قطبِ مدینہ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام ضِیاءُ الدین احمد ہے، آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود ارشاد فرماتے تھے: میرا پیدائشی نام "**احمد مختار**" ہے، میرے دادا حضرت شیخ قُطبُ الدین قادری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بعد میں میرا نام "**ضِیاءُ الدِّین**" رکھ دیا تھا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پیر شریف کے دن ربیعُ الاوّل 1294ھ بمطابق 1877ء کو بمقام قصبہ کلاس والا، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۴، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرشِد ہیں، لاکھوں کروڑوں دعوتِ اسلامی والے ان سے مَحَبَّت و عقیدت رکھتے ہیں، ان کی وِلادت کے مکانِ عالیشان کو خرید کر دعوتِ اسلامی نے **مسجد و مدرسۃ المدینہ** میں تبدیل کر دیا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اِبتدائی تعلیم اپنے دادا جان سے حاصِل کی، پھر سیالکوٹ کے مشہور عالمِ دین حضرت علّامہ مَولانا محمد حُسَین نقشبندی رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ سے پڑھا، اس کے بعد مشہور محدّث حضرت علّامہ وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں شامل ہوگئے اور تقریباً چار(4) سال تک اُن سے تعلیم حاصِل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۱۶۷ ملخصا)

## اخلاق وعادات

سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی پسندیدہ خوبیوں اور بہترین اَخلاق والے تھے، ہمیشہ یادِ خُدا میں ڈُوبے رہتے، راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والے اور تہجُّد پڑھنے والے بُزرگ تھے، اِشراق، چاشت اور اوّابین کی نمازیں ادا کرنا آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا مَعمُول تھا، کمزوری اور بُڑھاپے کے باوجود ہر اسلامی مہینے کی 15،14،13 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔(سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/ ۴۸۶، ملخصًا)

## وصالِ پُرملال اور تدفین

4 ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام 1401ھ بمطابق 1981-10-2 بروزِ جمعہ مسجدِ نبوی شریف کے مُؤَذِّن نے "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا، سیدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی رُوح جسم سے جُدا ہوگئی۔ غُسل شریف کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے کفن کو اس مبارک پانی سے دھویا گیا جس پانی سے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کو غُسل دیا گیا اور مُختلِف تَبَرُّکات رکھے گئے، پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عصر دُرُود وسلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازۂ مُبارَکہ اُٹھایا گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی آرزو کے مُطابِق جَنَّۃُ الْبَقِیْع میں اَہلبیتِ اَطہار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قُرب میں دفن کیا گیا۔(سیّدی قطبِ مدینہ، ص ۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# قربانی کی سُنّتیں اور آداب

**پیارے پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! قربانی کی چند سُنّتیں اور آداب کے بارے میں سنتے ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (تِرمِذی، کتاب الاضاحی، باب ما جاء فی فضل الضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸) (2) فرمایا: جس شخص میں قُربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (اِبن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ام لا؟، ۳/۵۲۹، حدیث: ۳۱۲۳) ☆ ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجِب ہے۔ (فتاویٰ ھندیۃ، ۵/۲۹۲) ☆ اگر کسی پر قربانی واجِب ہے اور اُس وَقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قَرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاوی امجدیہ، ۳/۳۱۵ ملخصًا) ☆ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذَبح کرنا افضل اور ذَبح کے وَقت ثواب کی نیّت سے وہاں حاضِر رہنا بھی افضل ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص۱۷) ☆ نابالغ کی طرف سے اگرچِہ واجِب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضَروری نہیں)۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص۹) ☆ بالغ اولاد یا زَوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو اُن سے اجازت طلب کرے، اگر ان سے اجازت لئے بِغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجِب ادا نہیں ہو گا۔ (بہارِ شریعت، ۳/۳۳۴، حصہ ۱۵ ملخصًا)

## اعلان

قربانی کی بقیہ سُنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کی جائیں گی لہٰذا یہ سنّتیں اور آداب سننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

## ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(1)

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ واٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(2)

## ﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

1... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

## ﴿5﴾ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

## ﴿1﴾ایک ہزار دن کی نیکیاں

**جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ**

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ [2]

## ﴿2﴾گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔ [3]

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ**

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرونِ ملک) 8 اگست 2019**

(1): سُنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکرِ مدینہ: 5 منٹ،

کل دورانیہ 15 منٹ

---

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

# قربانی کی بقیہ سُنّتیں اور آداب

☆قربانی کے جانور کی عمر:اُونٹ پانچ سال کا، بکرا(اس میں بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ نر و مادہ دونوں شامل ہیں)ایک سال کا۔اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆قربانی کا جانور بے عَیب ہونا ضَروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو(مَثَلًا کان میں چِیرا یا سُوراخ ہو)تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۰، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں، ایک کے سامنے دوسرے کو ذَبح نہ کریں اور پہلے سے چُھری تیز کرلیں، ☆جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چُھری تیز نہ کی جائے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۲، حصہ ۱۵ ملخصًا) ☆ سنّت یہ چلی آ رہی ہے کہ ذَبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو(قبلہ کی طرف) ہوں۔(فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۲۱۶)☆بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے کرے جبکہ اچّھی طرح ذَبح کرنا جانتا ہو۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۴، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆اگر اچّھی طرح نہ جانتا ہو تو دوسرے کو ذَبح کرنے کا حکم دے مگر اِس صورت میں بہتر یہ ہے کہ قربانی کے وقت وہاں حاضِر ہو۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۴، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆دوسرے سے ذَبح کروایا اور خود اپنا ہاتھ بھی چُھری پر رکھ دیا کہ دونوں نے مل کر ذَبح کیا تو دونوں پر بسم اللہ کہنا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۱، حصہ ۱۵)☆قربانی کا گوشْت خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسرے شخص غنی(یعنی مالدار)یا فقیر کو دے سکتا ہے کِھلا سکتا ہے بلکہ اس میں سے کچھ کھالینا قربانی کرنے والے کے لیے مُسْتَحَب ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۵، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆اگر شرکت میں بڑے جانور کی قُربانی کی تو ضَروری ہے کہ گوشْت وَزْن کرکے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم کرنا جائز نہیں۔(بہارِ شریعت، ۳/ ۳۳۵، حصہ ۱۵ ملخصًا)☆تین حصّے کرنا صِرف

اِستِحبابی اَمر (مُستَحَب) ہے کچھ ضَروری نہیں، چاہے تو سب اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں کرلے یا سب عزیزوں قریبوں (رشتے داروں) کو دے دے، یا سب مساکین کو بانٹ دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۲۵۳) ☆مَنّت یا مرحوم کی وصیَّت پر کی جانے والی قُربانی کا سب گوشت فُقَراء (فقیروں) اور مساکین (مسکینوں) کو صَدَقہ کرنا واجِب ہے نہ خود کھائے نہ مالداروں کو دے۔ (بہارِ شریعت، ۳/ ۳۴۵، حصہ ۱۵ ماخوذاً)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## ☆نیکوں میں شمار کئے جانے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے مَدَنی حلقوں میں اس بار جدول کے مطابق "نیکوں میں شمار کئے جانے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰھُمَّ) رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾

(پ۳، اٰلِ عمران: ۵۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اے ہمارے ربّ! ہم اس کتاب پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اِتّباع کی پس ہمیں گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے۔

(فیضانِ دعا، ص۲۴۹)

نوٹ: لفظ "(اَللّٰھُمَّ)" آیت کا حصہ نہیں۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## ☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک بننے کے طریقے)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غوروفکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیرللسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! مدینہ کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک بننے کے طریقے کے رِسالے سے آج غور و فکر (یعنی اپنا محاسبہ) کروں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک بننے کے طریقے پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی طریقہ پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے نیک بننے کے طریقے پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک بننے کے طریقے پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر (یعنی غور و فکر) کروں گا۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ غور و فکر کے ساتھ نیک بننے کے طریقے کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک بننے کے طریقے پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی نیک بننے کے طریقے پر نگاہ رکھتے ہوئے غور و فکر کیجئے۔

## ☆اجتماعی غور و فکر کا طریقہ (72 نیک بننے کے طریقے)

### یومیہ 50 نیک بننے کے طریقے:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی، تسبیحِ فاطمہ، سورۂ اخلاص پڑھی؟ (4) اذان و اقامت کا جواب دیا؟ (5) 313 بار درودِ پاک پڑھے؟ (6) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (7) آپ اور جی سے گفتگو کی؟ (8) جائز بات کے ارادے پر اِن شَآءَاللہ کہا؟ (9) سلام اور چھینکنے والے کی حمد پر جواب دیا؟ (10) دعوتِ اسلامی کی

اصطلاحات استعمال کیں؟(11) بھوک سے کم کھاتے ہوئے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا؟(12)دو مدنی درس دیئے یا سنے؟(13)مدرسۃ المدینہ بالغان پڑھا"یا" پڑھایا؟(14)12منٹ اصلاحی کتاب اور فیضانِ سنت سے ترتیب وار4صفحات پڑھے یا سُنے؟(15)فکرِ مدینہ کی؟(16)صلوٰۃ التوبہ ادا کی؟(17)چٹائی پر سوئے، سرہانے سنت بکس رکھا؟(18)سنّتِ قَبلیہ اور فرضوں کے بعد والے نوافل ادا کئے؟(19)تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین ادا کی؟(20)تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کی؟(21)کنزالایمان سے تین آیات مع ترجمہ و تفسیر تلاوت کی یا سنی؟(22)دو پر انفرادی کوشش کی؟(23)دو گھنٹے مدنی کاموں پر صرف کئے؟(24)اپنے نگران کی اطاعت کی؟(25) مانگ کر چیزیں استعمال تو نہیں کیں؟(26)کسی سے بُرائی صادر ہونے کی صورت میں اصلاح کی؟(27)پردے میں پردہ کیا؟ نیز قبلہ کی سمت رُخ کیا؟(28)غصے کا علاج کیا؟(29)فضول سوالات تو نہیں کئے؟(30)نامحرم رشتے داروں / نامحرم پڑوسنوں سے شرعی پردہ کیا؟(31)فلمیں، ڈرامے، گانے باجے سے بچے؟(32)گھر میں مدنی ماحول بنانے کی کوشش کی؟(33)تہمت، گالی گلوچ سے بچے؟(34)دوسرے کی بات تو نہیں کاٹی؟ (35) صدائے مدینہ لگائی؟(36) آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں؟(37)کسی اور کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(38)جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی سے بچے؟(39)دن کا اکثر حصہ باوضو رہے؟(40) مخاطب کے چہرے پر نگاہیں تو نہیں گاڑیں؟(41) وقت پر قرض ادا کیا؟(42)مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(43)یکساں تعلقات رکھے؟(44) نماز اور دعا میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کی؟(45)عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(46) زبان کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے اشارے سے اور4بار لکھ کر گفتگو کی؟(47)ایک بیان یا مدنی مذاکرہ آڈیو، ویڈیو یا مدنی چینل 1گھنٹہ 12منٹ دیکھا؟(48)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری، قہقہہ لگانے سے بچے؟(49) ضروری گفتگو کم سے کم الفاظ میں کی؟ (50)سارا دن مدنی حلیہ اپنایا؟

## قفلِ مدینہ کارکردگی

لکھ کر گفتگو12مرتبہ ❁ اشارے سے گفتگو12مرتبہ ❁ نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ ❁ قفلِ مدینہ عینک کا استعمال 12منٹ

## ہفتہ وار8مدنی طریقے

(51)ہفتہ وار اجتماع میں اول تا آخر شرکت کی؟(52)بعدِ اجتماع 4پر انفرادی کوشش کی؟(53)مریض کی عیادت کی؟(54)مدنی دورے میں شرکت کی؟(55)جو پہلے مدنی ماحول سے وابستہ تھے مگر اب نہیں آتے ان کو دوبارہ وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(56)مسجد اجتماع(ہفتہ وار مدنی مذاکرہ) میں شرکت کی؟(57) مکتوب روانہ کیا؟(58)پیر شریف کا روزہ رکھا؟

## دعائے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

یا اللہ پاک !جو کوئی سچے دل سے نیک بننے کا طریقے پر عمل کرے، روزانہ غور و فکر کرتے ہوئے رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد